O

سنا سکتا تھا اَنہونی خبر، مَیں چپ رہا پھر بھی
دِکھا سکتا تھا اندر کا نگر، مَیں چپ رہا پھر بھی

بہت تفصیل سے سوچا کہ جزئیات تک کہہ دوں
نہیں مٹتا مرے اندر کا ڈر، مَیں چپ رہا پھر بھی

میں جس کے سائے میں کھیلا تھا بچپن سے لڑکپن تک
ترے ہاتھوں نے کاٹا وہ شجر، مَیں چپ رہا پھر بھی

فقط اک بار کہنا تھا، فقط اظہار کرنا تھا
کُھلا ملتا ترا دل اور دَر، مَیں چپ رہا پھر بھی

https://ehmed-ahmad.com/

بس اب ترکِ تعلق کا بہانہ ہی بنے گا یہ
اگر کچھ کہہ دیا پھر بھی، اگر میں چپ رہا پھر بھی

مجھے اِدراک تھا فاتح بہت مغرور ہوتے ہیں
سو تم کو ہارتے دیکھا مگر میں چپ رہا پھر بھی

اسے اونچا اُڑانا تھا سو اس کی کامیابی پر
کیا محسوس سینے میں فخر، میں چپ رہا پھر بھی

یہ میں نے بارہا سوچا کہ ہمسفروں کو بتلا دوں
مری منزل ہے اب یہ ہی سفر، میں چپ رہا پھر بھی

مجھے اک صاحبِ اَسرار نے پیغام بھیجا تھا
کہ سارے راز کہہ دے بے خطر، میں چپ رہا پھر بھی

https://emad-ahmad.com/